بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۱۹

روزنامہ الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۱ ہجرت ۱۳۴۶ ہش ۱۰ صفر ۱۳۸۷ھ ۲۱ مئی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۱۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ مئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

ربوہ ۲۰ مئی ۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی زخم والی ٹانگ میں کھچاؤ اور درد کی تکلیف ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

خطبہ جمعہ

بیت اللہ ایسی آیاتِ بیّنات اور تائیداتِ سماوی کا منبع ہے جو ہمیشہ زندہ رہیں گی

ایسے نشانات جن کا تعلق ہر قوم اور ہر زمانہ سے ہے صرف رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی دیئے گئے

تعمیر بیت اللہ کی چوتھی، پانچویں، چھٹی اور ساتویں غرض بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی پوری ہوئی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء

مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

تشہد، تعوذ اور فاتحہ شریف کے بعد حضور پُر نور نے آیت فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ تلاوت فرمائی پھر فرمایا

میں اپنے خطبات میں ان تئیس مقاصد کے متعلق بیان کر رہا ہوں جن کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی بنیادوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ اٹھوایا تھا اور یہ بتا رہا ہوں کہ کس طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان اغراض کو پورا کیا گیا۔ تین مقاصد کے متعلق میں اپنے پچھلے خطبات میں اپنے دوستوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں۔

چوتھی غرض

تعمیر کعبہ سے یہ تھی یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا چوتھا وعدہ یہ تھا کہ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ میں نے بتایا تھا کہ اس فقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ خدا کا یہ گھر ایسی آیات و بیّنات اور ایسے نشانات اور تائیدات سماوی کا منبع بنے گا جو ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گی یعنی اس تعمیر سے ایسی امت مسلمہ کا قیام مدنظر تھا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نشان قیامت تک دنیا پر ظاہر ہوتے رہیں۔

قرآن کریم نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ صرف اس کی اتباع کے نتیجہ میں قیامت تک کے لئے یہ دروازہ کھولا گیا ہے، اور یہ کہ ہر قوم اور ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو اس کی برکتوں سے حصہ لیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے نشانوں کو ظاہر کرتا رہے گا۔

"آیات بیّنات" پہلے انبیاء کو بھی دیئے گئے تھے لیکن وہ ایسی آیات بیّنات تھیں جن کا تعلق صرف ان کی قوم اور ان کے زمانہ سے تھا۔ تمام بنی نوع انسان سے ان کا تعلق نہ تھا اور ہر زمانہ سے ان کا کوئی واسطہ نہ تھا۔ لیکن ان آیات میں تو مضمون ہی یہ بیان ہوا ہے کہ یہ وہ مقاصد ہیں جن کا تعلق تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہے، ہر قوم اور ہر زمانہ کے ساتھ ہے اسی لئے اس مضمون کی ابتدا ہی اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ میں لِلنَّاسِ کے ساتھ کی گئی ہے۔

تو اگرچہ

آیات بیّنات پہلی امتوں کو بھی دیئے گئے

لیکن ایسی آیات بیّنات جن کا تعلق ہر قوم اور ہر زمانہ سے تھا۔

وہ صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ بل ھو اٰیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم و ما یجحد باٰیٰتنا الا الظّٰلمون (سورۃ عنکبوت آیت ۴۹) اس آیہ کریمہ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے ہمیشہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جنہیں کامل علم اور کامل معرفت عطا ہوتی رہے گی اور اس کامل معرفت کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں اپنے رب کے لئے کامل خوف بھی پایا جائے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں اپنے رب کے لئے کامل محبت بھی پیدا کی جائیگی اور وہ اپنے رب کی قدر کرنے والے ہوں گے۔ تو ایسے لوگ چونکہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس لئے وہ آیات بینات جن کا قرآن کریم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم مجسم ہے۔ آیات بینات سے وہ ان کے سینوں سے نکلتے رہیں گے۔ اور اس روشنی سے دنیا ہمیشہ منوّر ہوتی رہے گی لیکن کچھ لوگ امتِ مسلمہ میں ایسے بھی پیدا ہونگے جو ظالم ہونگے۔ اور قرآن کریم کے فیوض کے ان دروازوں کو اپنے پر بند کرنے والے ہونگے ایسے لوگوں کے ذریعہ سے بے شک اللہ تعالےٰ کی آیات بینات ظاہر نہیں ہونگی لیکن اوتوا العلم یعنی وہ لوگ جنہیں کامل علم عطا کیا جائے گا۔ وہ ہمیشہ امت مسلمہ میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور آیات بینات کا دروازہ قیامت تک امت مسلمہ پر کھلا رہے گا۔

یہ صرف ایک دعوےٰ ہی نہیں

بلکہ تاریخ اسلام شاہد ہے اس بات پر کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی سچائی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے زمین اور آسمان اور ہر زمانہ کو نشانوں سے بھر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دوسری علامت سچے مذہب کی یہ ہے کہ مردہ مذہب نہ ہو بلکہ جن برکتوں اور عظمتوں کی ابتداء میں اس میں تخم ریزی کی گئی تھی۔ وہ تمام برکتیں اور عظمتیں نوع انسان کی بھلائی کے لئے اس میں آخر دنیا تک موجود رہیں۔ تا موجودہ نشان گزشتہ نشانوں کے لئے مصدق ہو کر اس سچائی کے نور کو قصہ کے رنگ میں نہ ہونے دیں۔ سو میں ایک مدت دراز سے لکھ رہا ہوں کہ جس نبوت کا ہمارے سید و مولےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوےٰ کیا تھا اور جو دلائل آسمانی نشانوں کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کئے تھے۔ وہ اب تک موجود ہیں۔ اور پیروی کرنے والوں کو ملتے ہیں۔ تا وہ معرفت کے مقام تک پہنچ جائیں اور زندہ خدا کو براہ راست دیکھ لیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ۶ صـ۱۳ ، ۱۵)

اسی طرح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"تصدیق النبی" میں فرماتے ہیں:۔

"چوتھا معجزہ قرآن شریف کا اس کی روحانی تاثیرات ہیں جو ہمیشہ اس میں محفوظ چلی آتی ہیں یعنی یہ کہ اس کی پیروی کرنے والے قبولیت الٰہی کے مراتب کو پہنچتے ہیں اور مکالمات الٰہیہ سے مشرف کئے جاتے ہیں خدا تعالےٰ ان کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں محبت اور رحمت کی راہ سے جواب دیتا ہے۔ اور بعض اسرار غیبیہ پر نبیوں کی طرح ان کو مطلع فرماتا ہے اور اپنی تائید اور نصرت کے نشانوں سے دوسری مخلوقات سے انہیں ممتاز کرتا ہے۔ یہ بھی ایسا نشان ہے جو قیامت تک امت محمدیہ میں قائم رہے گا اور ہمیشہ ظاہر ہوتا چلا آیا ہے اور اب بھی موجود اور متحقق الوجود ہے۔" (تصدیق النبی صـ۲۳)

اسی طرح "کتاب البریہ" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں:۔

"جس قدر اسلام میں اسلام کی تائید میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس امت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی ترقی آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ہوتی رہی ہے۔ اور اس کے بے شمار انوار و برکات نے خدا تعالےٰ کو قریب کر کے دکھا دیا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ اسلام اپنے آسمانی نشانوں کی وجہ سے کسی زمانہ کے آگے شرمندہ نہیں ہے۔" (کتاب البریہ صـ۹۱)

اس کے بعد اسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا وجود دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے لاکھوں کی تعداد میں ان آیات بینات کو ظاہر فرمایا ہے۔ اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود

آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی صداقت پر ایک زندہ گواہ تھا۔ تازہ تازہ نشان آسمان سے بارش کی طرح اتر رہے تھے اور صرف وہ آنکھ جس پر تعصب کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ان نشانوں کے دیکھنے سے محروم تھی۔ ذرا سی عقل رکھنے والا، سمجھ رکھنے والا جو بے تعصب تھا۔ وہ ان نشانوں سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ان آیات بینات کا خاتمہ نہیں ہو گیا بلکہ احیاء دین کے نتیجہ میں ایک تازگی اسلام کے اندر پیدا ہوئی۔ اور وہ دروازہ جو بعض لوگوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے اپنے پر بند کر دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا کہ وہ کھلا ہے بند نہیں ہے۔ آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے ذریعہ نشانوں کا یہ سلسلہ جاری رہا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی ان لوگوں کی زندگی تھی جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے اوتوا العلم آیہ مذکور میں بیان کیا ہے۔ یہی حال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تھا۔ سینکڑوں اور ہزاروں نشان دنیا نے آپ کے ذریعہ دیکھے۔ اور

اب بھی یہ دروازہ بند نہیں ہے

ابھی چند دن کی بات ہے۔ نماز فجر سے قبل میں استغفار میں مشغول تھا۔ ایک خوف سا مجھ پر طاری تھا اور میں اپنے رب سے اس کی مغفرت کا طالب ہو رہا تھا۔ اس وقت اچانک میں نے محسوس کیا کہ ایک غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے۔ اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے "قیام دین" اور پھر ایک دھکے کے ساتھ جس نے میرے سارے جسم کو ہلا دیا۔ میں پھر بیداری کے عالم میں آ گیا۔ اور

اس کی تفہیم مجھے یہ ہوئی

کہ موجودہ سلسلہ تحریکات کے ذریعہ جو پروگرام میں جماعت کے سامنے رکھنے والا ہوں۔ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ دین اسلام کو قائم کرے گا۔ اس کے استحکام کے سامان پیدا کریگا انشاء اللہ تو ہزاروں نشانات ہیں جن کا سلسلہ خلافت مسیح محمدی کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے جاری کیا ہے مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ چونکہ خلیفہ راشد فنا کے اور نیستی کے مقام پر ہوتا ہے اس لئے عام طور پر ایسی باتوں کا اظہار نہیں کیا کرتا۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے محبت کے اظہار کی باتیں ہوتی ہیں۔ سوائے ایسی باتوں کے جن کا تعلق سلسلہ کے ساتھ ہو اور جن کا بتایا جانا ضروری ہو۔ بلکہ اپنے تجربہ کی بناء پر میں کہہ سکتا ہوں کہ خلفائے راشدین کو اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ منع کرتا رہا ہے کہ

کو اور دنیا کے رشتوں کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر خدا کی حفاظت نازل نہیں ہوتی اور نہ اس کی فوجیں نازل ہو کر اس کو امن دیتی ہیں۔ بلکہ دوزخ کے دروازے ان لوگوں پر کھولے جاتے ہیں اور نارِ جہنم ان کا ٹھکانا ہوتا ہے

پس خدا کے بندوں پر دو آگیں وارد نہیں ہوتیں۔ اب یہ ان کی مرضی ہے کہ محبت کی آگ کو پسند کریں اور گندگی کو جلا کر خاک کر دیں اپنے نفس کو بھی اور اپنی خواہشات کو بھی اپنے وجود کو بھی اپنی ساری محبتوں کو بھی اپنے سارے رشتوں کو بھی اپنے تعلقوں کو بھی اور یا وہ خدا کی محبت پر دنیا کی محبت کو ترجیح دیں اور اپنے لئے خود اپنے ہاتھ سے جہنم کے دروازے کھولیں۔

ساتواں وعدہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا گیا تھا۔ کہ صرف تیری نسل پر ہی یہ حج فرض نہ رہے گا بلکہ ایک ایسا نبی یہاں مبعوث کیا جائیگا۔ جس کی شریعت عالمگیر ہوگی۔ اور اس شریعت کے نزول کے بعد اقوام عالم پر حج کو فرض کر دیا جائے گا۔ اور اس طرح اس خانۂ خدا کو مرجع خلائق اور مرجع عالم بنا دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم کی بعثت سے پہلے یہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور قرآنی شریعت آپ پر نازل ہوئی۔ تب اس شریعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان پر حج کو فرض کر دیا۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ کہ اے بنی نوع انسان! تم یاد رکھو کہ حج کے مہینے سب کے جانے پہچانے ہیں۔ پس جو شخص حج کو اپنے پر فرض سمجھتے ہوئے

حج کرنے کا پختہ ارادہ

کرے وہ حج کے ایام میں (جیسا کہ دوسرے دنوں میں) کوئی شہوت کی بات یا کوئی نافرمانی کی بات یا کسی قسم کے جھگڑے کی بات نہ کرے یہ اس کے لئے جائز نہ ہوگا اور پھر فرمایا کہ جو کام بھی تم کرو گے اللہ ضرور اس کی قدر کو پہچان لے گا۔ وہ یہ نہیں دیکھے گا کہ تمہارا تعلق سفید نسل سے ہے۔ یا تمہارا تعلق سیاہ نسل سے ہے بلکہ خواہ تم کسی بھی قوم کے فرد کیوں نہ ہو۔ کسی بھی خطۂ زمین کے رہنے والے کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حج کو خدا کے کہنے کے مطابق اپنے لئے ضروری عبادت سمجھو گے۔ اور جب وہ شرائط تمہارے حق میں پوری ہو جائیں گی جن کا تعلق حج کرنے کے ساتھ ہے اور اس فریضہ کو فریضہ جانتے ہوئے تم حج کرو گے اور حج کے دوران بھی اُن تمام ہدایتوں کا پاس کرو گے جو ہدایتیں اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں تمہیں دی ہیں۔ تو پھر اے تمام بنی نوع انسان! یہ سن لو کہ نیکی کا جو کام بھی تم کرو گے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری قدر قائم ہو جائیگی۔ وہ تمہاری نیکی کو پہچانے گا۔ کوئی چیز اس کی نظر سے غائب نہیں ہے اور اس قدر کے نتیجہ میں اسکی بیشمار نعمتوں کے تم وارث ہو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج بیت اللہ صرف ظاہری مناسک حج کا ہی نام نہیں۔ بلکہ

ہر عبادتِ اسلامی کے پیچھے اسکی ایک روح ہے

ظاہری عبادت جسم کا رنگ رکھتی ہے۔ اس کے پیچھے ایک روح ہے۔ جو شخص روح کا خیال نہ رکھے اور صرف جسم پر فریفتہ ہو وہ ایک مردہ کی پرستش کرنیوالا ہے۔ اس کو ان عبادات کا جن کی روح کا خیال نہیں رکھا گیا۔ کوئی ثواب نہیں ملیگا۔ بلکہ اس کے ساتھ اس کے رب کا وہی سلوک ہوگا جو ایک مردہ پرست کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج کے متعلق فرمایا ہے۔

"اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے۔ کہ وہ انقطاع نفس کر کے تعشق باللہ اور محبت الٰہی میں غرق ہو جائے۔ عاشق اور محب جو سچا ہوتا ہے۔ وہ اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے۔ جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے۔ ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے۔ لیکن اس کا طواف کرنیوالا بالکل نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔

طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے

عاشق اسکے گرد گھومتے ہیں۔ گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہی وہ اس کے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں" (مراۃ الحقائق ص۴۲) تو یہ آسمانی حج ہے۔ جب تک کوئی شخص اس بیت اللہ کا حج نہیں کرتا زمین کا حج بھی قبولیت حاصل نہیں کرتا تو حج کرنے والوں ۔ ۔ ۔ ۔ حج کی بے شمار کھنے والوں کو یہ نکتہ بھولنا نہیں چاہیئے۔ ظاہری عبادتیں جو ہیں۔ وہ ہم نے کر لیں اور جو باطنی عبادت ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا حکم صادر ہوتا ہے اس کے متعلق ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ قبول ہوتے یا نہیں ہوتے تو اس ظاہری عبادت کے بعد کسی قسم کا فخر اور عُجب اور خودی اور انانیت کیوں پیدا ہو۔ اس سے تو اور بھی دوری اپنے رب سے پیدا ہو جاتی ہے۔ شکر کا مقام ہو اور حمد کے گیت گائے جائیں۔ یہ تو ٹھیک ہے لیکن وہ بھی اس طرح جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جس وقت خدا کا ایک پیارا بندہ اپنے رب کی عبادت میں معروف ہوتا ہے۔ اور عاجزی اور انکسار اور گریہ زاری کے ساتھ سجدہ ریز ہوتا ہے۔ اگر اس وقت کوئی دوسرا شخص اسے دیکھ لے تو اپنے دل میں اسے اتنی ہی شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ جس طرح اس شخص کو شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ جو دنیا کے تعلقات میں محو ہو۔ اور کوئی شخص آ کے اس کو دیکھے۔

پس یہ پیار کی باتیں ظاہر کرنے والی نہیں ہوتیں۔ محبت کی یہ باتیں تو

بندے اور ربّ کے درمیان ایک راز

ہوتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ دُنیا ان سے واقف نہیں کیونکہ وہ دنیا سے دور ہیں اور دنیا سے بلند ہیں لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کے قریب آنا چاہتا ہے اور رفعتوں اور بلندیوں کو چھوڑ کر خلود الی الارض کرتا ہے تاکہ اسے دنیا میں شناخت کیا جائے اور اس کی تعریف کی جائے تو وہ دنیا کے تو وہ قریب آ گیا مگر خدا سے وہ دور ہو گیا۔ اور بلندیوں اور روحانی رفعتوں سے وہ ہاتھ دھو بیٹھا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک شخص کو ہم میں سے اس سے محفوظ رکھے۔ اور جیسا کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے وعدے دیئے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کیلئے بشارتیں دیں ان بشارتوں کے مطابق لاکھوں مقدس جو پیدا ہوچکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہوں گے۔ ان مقدسوں کے گروہ میں ہمیں شامل کرے اور شامل رکھے ہم دنیا کی تعریف نہیں چاہتے۔ لیکن خدا ایسے سامان پیدا کر دے کہ وہ ہمارے دل کا کسی نیکی کی خواہ وہ رائی کے دانہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ شناخت کرنے لگے اور اس رائی کے دانہ کے برابر نیکی کا بدلہ پیار و محبت سے دے اور ہم سے راضی ہو جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

جلسہ یومِ خلافت کے متعلق ضروری اعلان

۲۸ مئی کو تمام جماعتوں میں پورے اہتمام سے جلسے منعقد کئے جائیں

۲۷ مئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق جماعت احمدیہ کا خلافت پر اجماع ہوا۔ نبوت کے بعد خلافت خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے اس نعمت کی اہمیت اور شکرانہ کے لئے جماعتوں میں ۲۷ مئی کو جلسہ کیا جاتا ہے۔

امسال ۲۸ مئی ۱۹۶۸ء کو تمام جماعتوں میں یہ جلسہ پورے اہتمام کیساتھ منعقد کیا جائے اور صحیح عذر کے بغیر کسی بھائی اور بہن کو جلسہ کی برکات سے حصہ لینے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان اصلاح وارشاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس جلسہ کو پورے طور پر کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ ۲۷ مئی کی بجائے ۲۸ مئی کا دن اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اتوار کا دن ہے۔ اور اس دن عام تعطیل ہوتی ہے۔ جلسہ کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد میں پہنچ جانی چاہئیں۔ مندرجہ ذیل مضامین بالخصوص رکھے جائیں

(۱) برکات خلافت (۲) خلافت کا مقام اور اس کی اہمیت (۳) احمدیت میں خلافت ثالثہ کی خصوصیات (۴) خلافتِ احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں (۵) خلیفۂ وقت کی تحریکات۔

۲۳ مئی کو الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا۔ جس سے لیکچرار صاحبان استفادہ کر سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے
خوشخبری

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ ہجرت ۱۳۴۶ ہش (۱۵ رمئی) تک مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سب بہنوں کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا:

"جزاھن اللّٰہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگ گئی ہے اس کی تعمیر اور تکمیل کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

تمام احمدی احباب جن کے عزیز رشتہ دار بحیثیت کیڈٹ کاکول ایبٹ آباد میں انڈر ٹریننگ ہوں وہ ان کے نام جائے پیدائش اور ولدیت سے مجھے اطلاع دیں۔ (چراغ الدین مربی و صدر جماعت احمدیہ مکان ۱۳۸/۱۸ محلہ کریم پورہ ایبٹ آباد)

خدام ہیلتھ کلب

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت "خدام ہیلتھ کلب" کا اجراء ہو چکا ہے۔ ہر شخص اس کا ممبر بن سکتا ہے۔

مقام: ایوان محمود

اوقات: صبح نماز فجر کے بعد ایک گھنٹہ تک۔

شام: ۵½ بجے سے لے کر غروب آفتاب تک

خود بھی ممبر بنئے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ممبر بنائیے۔ شکریہ

(سیکرٹری خدام ہیلتھ کلب ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میں اور میرے دو بڑے بھائی انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں نیز میرے بڑے بھائی ٹریننگ کے لئے سویڈن گئے ہوئے ہیں۔ امتحانات میں کامیابی اور بھائی کی بخیر و عافیت مراجعت کے لئے درخواست دعا ہے (رفیق احمد ظریف منزل رحمان پورہ لاہور)

(۲) والدہ محترمہ اعصابی کمزوری سے اور ماموں ملک عنایت اللہ صاحب رعشہ سے بیمار ہیں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے (منیر احمد طاہر زعیم حلقہ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

(۳) میری بچی نے (بنت مکرم مجید احمد صاحب مرحوم درویش قادیان) الیف اے کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسارہ عائشہ بیگم

ضروری اطلاع

الفضل کے خلافت نمبر کی تیاری کی وجہ سے اس دفعہ خطبہ نمبر آٹھ صفحات کا شائع کیا جا رہا ہے۔ (منیجر)

سیکرٹریان تحریک جدید کی توجہ خصوصی کیلئے
آئندہ شوریٰ میں آپ جوابدہ ہوں گے!

تحریک جدید ہمارے محبوب امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک فرمودہ تحریک ہے۔ جس نے چند سالوں ہی میں اپنے شاندار نتائج سے اپنے منجانب اللہ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اسکے کارناموں پر ہر احمدی کو بجا طور پر فخر ہے۔ تحریک جدید کا یہ ایمان افروز پہلو ہر مخلص احمدی کو مکلف کرتا ہے کہ وہ اسکے مالی جہاد کو ہر سال اعلیٰ سے اعلیٰ معیار پر پہنچانے کے لئے کوشاں رہے۔ اس غرض کے لئے شوریٰ میں ہر سال بعض مفید تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ چنانچہ امسال بھی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک دیرینہ ارشاد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور وہ یہ کہ چندہ تحریک جدید وعدہ کنندہ کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ یعنی سالانہ آمد کے ساٹھویں حصہ سے کسی صورت میں بھی کم نہ ہو۔ مثلاً سو روپیہ ماہوار آمد رکھنے والے سے کم از کم بیس روپیہ سالانہ چندہ تحریک جدید وصول کیا جائے۔

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شوریٰ نے مطالبہ کیا ہے کہ

"اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ معیار قربانی (ماہوار آمد کا پانچواں حصہ) سے جو دوست کم قربانی پیش کرتے ہیں وہ کس قدر ہیں ان کو معیاری قربانی پر لانے کی پوری کوشش کی جائے۔"

شوریٰ کے اس مطالبہ سے سیکرٹریان تحریک جدید ایک بھاری ذمہ داری کے تحت آگئے ہیں۔ مرکز کو تحریک جدید سے متعلق مقامی حالات سے باخبر رکھنا سیکرٹریان تحریک جدید ہی کا فرض ہے۔ پس ان سے درخواست ہے کہ اولین موقعہ پر وہ چندہ عام وغیرہ کے بجٹ کا تحریک جدید کے انفرادی وعدوں سے مقابلہ کر کے ان حضرات کو جو ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم اپنا چندہ تحریک جدید لکھواتے ہیں کو معیاری قربانی پر لانے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ ایسی کوشش کے باوجود جو دوست معیاری قربانی پر آمادہ نہ ہوں۔ ان کے اسماء مع ماہوار آمد اور مقدار وعدہ کے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

اگر سیکرٹریان تحریک جدید نے اپنے اس اہم فرض کو بروقت ادا نہ کیا تو وہ آئندہ سال شوریٰ کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

معاونین رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کو
ضروری اطلاع

احباب کی خدمت میں یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے پرنٹر و پبلشر مکرم سید عبدالباسط صاحب مرحوم کی وفات کی وجہ سے ہر دو رسالہ جات کی اشاعت میں بعض قانونی رکاوٹیں درپیش ہیں۔ جن کے دور کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ رسالہ جات جلد شائع ہو جاویں گے۔ احباب کی خدمت میں بطور اطلاع اعلان کیا جاتا ہے

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

گجرات میں جلسہ یوم خلافت

مورخہ ۲۸ مئی کو بوقت ۸½ بجے صبح مسجد احمدیہ گجرات میں یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک نہایت اہم جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں مرکز سے بھی علماء سلسلہ شریک ہو رہے ہیں۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں اپنے نمائندگان بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

اپنے مقامِ قرب کا کھل کر اظہار نہ کیا کریں

اور اپنے ذاتی تجربہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان اور تاریخی گواہیوں کے پیشِ نظر مَیں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ تاریخ نے خلفاء راشدین سابقین کی صرف چند "آیات بیّنات" محفوظ کی ہیں۔ مثلاً میرے خیال میں پانچ دس سے زیادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نشانات بیان نہیں کئے۔ یعنے جو پیشگوئیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی گئیں یا جو بشارتیں آپ کو دی گئیں ان میں سے چند ایک تاریخ میں محفوظ ہیں۔ زیادہ نہیں ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہزارہا پیشگوئیاں اور مکالمے مخاطبے ان بزرگ خلفاء راشدین سے ہوئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان تو حق اور صداقت ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن تاریخ خاموش ہے۔ نتیجہ یہ نکالنا پڑتا ہے کہ یہ لوگ ان باتوں کا پبلک میں اظہار نہیں کیا کرتے تھے۔ سوائے ضرورت کے وقت کے سوائے ان باتوں کے جن کا سلسلہ کے نظام سے تعلق ہو۔ اور ان کا بتایا جانا ضروری ہو۔ مثلاً ایک وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب جماعت کے خلاف بہت فتنہ و فساد تھا فرمایا تھا کہ جن باتوں کا مجھے علم ہے۔ اگر مَیں تمہیں بتا دوں تو تمہارا زندہ رہنا ہی مشکل ہو جائے گا (الفاظ مجھے یاد نہیں مفہوم اسی قسم کا تھا)

۔ مَیں بتا یہ رہا ہوں کہ فیہ آیات بیّنٰتٌ کا جو وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا گیا تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وعدے کو پورا کرنے والے ہیں اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں دنیا نے اللہ تعالےٰ کے لاکھوں نشانات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے بھی اور دوسرے جو بزرگ جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نشان ظاہر کرتا رہتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت کے طفیل آپ کے ماننے والوں پر یہ حقیقت بھی وضاحت کے ساتھ ثابت ہو چکی ہے کہ

اس قسم کی باتیں عام طور پر ظاہر نہیں کرنی چاہئیں

کیونکہ ان کے نتیجہ میں انانیت پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ یہ خطرہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو انسان مول لینے والا نہ ہو جائے۔

تو قرآن کریم سے نیز جو نمونہ اولیاء امت کا تاریخ میں محفوظ ہے۔ اور جو سلوک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشّاق اور اپنی رضاء کی راہوں میں فدا ہونے والوں سے اللہ تعالیٰ کرتا رہا ہے۔ .. .. اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے اور اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تمام اقوام میں اور ہر زمانہ میں آیات بیّنات موجود ہیں اور ان کا تعلق صرف مسلمانوں سے ہے۔ دوسرے مذاہب نہ ایسا دعوےٰ کر سکتے ہیں اور نہ اسے ثابت کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

پانچویں غرض

تعمیر کعبہ سے یہ بتائی گئی تھی۔ مقام ابراہیم۔ اور یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ اس ابراہیمی مقام کے ذریعہ سے عشّاق الٰہی کی ایک ایسی جماعت پیدا کی جاتی رہے گی جو تمام دنیوی علائق سے منہ موڑ کر خدا کی رضاء پر اپنی تمام خواہشات کو قربان کر کے مقامِ فناء کو حاصل کرنے والی ہو گی۔ سوچا جائے تو آیات بیّنات کے نتیجہ میں ہی مقام ابراہیم کا حصول ممکن ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ یہ "آیات بیّنات" اور "مقامِ ابراہیم" کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ تو چونکہ امتِ محمدیہ میں آیات بیّنات کا ایک سمندر ہمیشہ موجزن رہتا ہے اس لئے امّتِ محمدیہ میں ممکن ہو گیا ہزاروں لاکھوں ایسے بزرگوں کا پایا جانا کہ جو مقامِ ابراہیم کو حاصل کرنے والے ہوں۔ دراصل مقامِ ابراہیم مقامِ محمدیت کا ظِلّ ہے۔ عین اس مقام تک پہنچ جانا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے۔ یہ تو ممکن نہیں۔ لیکن اس کے بعد جو دوسرا مقام ہے وہ مقامِ ابراہیم ہے۔ ایک ظِلّ کی شکل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان آیاتٌ بیّنٰتٌ سے حصہ لیا ہے۔ قرآن کریم نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ میرے ماننے والوں میں ایسے لوگ کثرت سے پیدا ہوں گے جو فنا کے اس مقام کو حاصل کرنیوالے ہوں گے۔ یہ مقامِ فنا کیا چیز ہے؟ اسکے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ایک مقام محبت ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے رگ و ریشہ میں اس قدر محبتِ الٰہی تاثیر کر جاتی ہے کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے۔ اور محبوبِ حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے اور ایک خارق عادت انس اور شوق ان کے قلوب صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے جو غیر سے بکلّی منقطع اور گسستہ کر دیتا ہے۔ اور آتشِ عشقِ الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے کہ جو ہم صحبت لوگوں کو اوقاتِ خاصہ میں بدیہی طور پر مشہود اور محسوس ہوتی ہے۔ ... اور سب سے بزرگ تر ان کے صدق قدم کا نشان یہ ہے کہ وہ اپنے محبوبِ حقیقی کو ہر یک چیز پر اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اگر آلام اس کی طرف سے پہنچیں تو محبت ذاتی کے غلبہ سے برنگِ انعام ان کو مشاہدہ کرتے ہیں اور عذاب کو شربتِ عذب کی طرح سمجھتے ہیں کسی تلوار کی تیز دھار ان میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی اور کوئی بلیۂ عظمیٰ ان کو اپنے اس پیارے کی یادداشت سے روک نہیں سکتی اسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں اور اسی کی محبت میں لذّت پاتے ہیں اور اسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں اور اسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں۔ اگر چاہتے ہیں تو اسی کو۔ اگر آرام پاتے ہیں تو اسی سے۔ تمام عالم میں اسی کو رکھتے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں۔ اسی کے لئے جیتے ہیں اور اسی کے لئے مرتے ہیں۔ عالم میں رہ کر پھر بے عالم ہیں اور باخود ہو کر پھر بے خود ہیں۔ نہ عزّت سے کام رکھتے ہیں۔ نہ نام سے نہ اپنی جان سے نہ اپنے آرام سے بلکہ سب کچھ ایک کے لئے کھو بیٹھتے ہیں۔ اور ایک کے پانے کے لئے سب کچھ دے ڈالتے ہیں۔ لا یدرک آتش سے جلتے جاتے ہیں اور کچھ بیان نہیں کر سکتے کہ کیوں جلتے ہیں اور تفہیم و تفہّم سے صمٌّ بکمٌ ہوتے ہیں اور ہر یک مصیبت اور ہر یک رسوائی کے سہنے کو تیار رہتے ہیں اور اس سے لذّت پاتے ہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۳-۵۱۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

اس مقدس جماعت کا نقشہ

یوں کھینچا اور بیان فرمایا ہے کہ ایسا ہی وعدہ کے مطابق اور ان بشارتوں کے مطابق جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے دی تھیں:۔

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولا کریم سے ہو جاتا ہے۔ ....

اور ایک لذیذ محبتِ الٰہی جو لذّت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھ دی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حبّ الٰہی کے اور

کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دُور اور بلند تر ہیں۔"

یہ وہ مقامِ ابراہیم ہے جس کا وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا۔ اس کی بشارت اپنے رب کی طرف سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پائی۔ اور خدا تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے اس نے اپنے اس وعدے کو سچا ثابت کر دکھایا اور اُمتِ مسلمہ میں لاکھوں وجود ایسے پیدا کئے جو مقامِ ابراہیم تک پہنچنے والے تھے۔

چھٹا وعدہ

جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا گیا تھا وہ ان آیات کے اس ٹکڑے میں بیان ہوا ہے۔ "ومن دخلہٗ کان اٰمناً" مَیں نے بتایا تھا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو بیت اللہ میں داخل ہوگا۔ یعنے ان عبادات کو بجالائے گا جن کا تعلق خدا تعالےٰ کے اس گھر سے ہے۔ دنیا اور آخرت کے جہنّم سے خدا کی پناہ میں آجائے گا اور اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دئے جائیں۔ اور نارِ جہنّم سے وہ محفوظ ہو جائے گا و من دخلہٗ کان اٰمناً۔ جو اس گھر میں داخل ہوگا اس آگ سے محفوظ ہو جائے گا (جو خدا تعالیٰ نے منکروں کے لئے بھڑکائی ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ نمل میں فرماتا ہے۔ وھم من فزع یومئذٍ اٰمنون۔ (آیت ۹۰) یعنے اسلامی ہدایت کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالانے والوں کو اللہ تعالیٰ بہتر اور احسن بدلہ دے گا اور نفخِ صور کی گھڑی میں ایسے لوگ خوفِ جہنّم سے محفوظ رہیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کو یہ بشارت دے گا کہ تمہیں نارِ جہنّم کی طرف نہیں لے جایا جائے گا بلکہ جنّت کی طرف لیجایا جائے گا۔ اس واسطے کسی قسم کا خوف نہ کرو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ان المتقین فی جنات وعیون ادخلوھا بسلام اٰمنین۔ متقی لوگ یقیناً باغوں اور چشموں والے مقام میں داخل ہوں گے انہیں کہا جائے گا کہ تم سلامتی کے ساتھ بے خوف خطر ان میں داخل ہو جاؤ تو یہ اَمن ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ سے اس کے کامل متبعین کو ملتا ہے۔

فرمایا تھا "من دخلہٗ کان اٰمناً" عین یہی الفاظ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائے اور فرمایا کہ ہم نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ اٰمنین کہ تم مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوگے اور وہ وعدہ پورا ہوا۔

ایک تو اس کی ظاہری تفسیر ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے فتحِ مکّہ کے سامان پیدا کئے اور بغیر جنگ کے کفارِ مکّہ نے (جنہوں نے اپنی ساری عمریں اسلام کو مٹانے کے لئے صرف کر دی تھیں) ہتھیار ڈال دئے اور فرشتوں نے جن کا آسمان سے نزول ہوا ان کے دلوں میں اس قدر خوف پیدا کر دیا کہ لڑائی کی ان کو ہمّت ہی نہ پڑی۔

لیکن اس کے دوسرے معنے یہ بھی ہیں کہ تم ہی وہ اُمّت ہو جو اس وعدہ کو پورا کرنیوالی ہو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان الفاظ میں کیا گیا تھا کہ ومن دخلہ کان اٰمناً جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں آجائے گا تمہارے ذریعہ سے وہ وعدہ پورا ہوا۔ میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ یہ تمام وعدے وہ ہیں جن کا تعلق تمام بنی نوعِ انسان سے ہے۔ ہر قوم اور ہر زمانہ کے ساتھ۔ کسی خاص قوم یا کسی خاص زمانہ کے ساتھ یہ مخصوص نہیں ہیں تو من دخلہ کان اٰمنا کے معنی یہ ہوئے کہ خواہ دنیا کی کسی قوم سے ہی تعلق نہ رکھتا ہو یا کسی زمانہ میں ہی رہنے والا کیوں نہ ہو جو شخص بھی مناسکِ حج خلوصِ نیّت سے ادا کرے گا وہ نارِ جہنّم سے محفوظ ہو جائے گا۔ چنانچہ حدیث میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من حجّ فلم یرفث ولم یفسق غفر لہٗ ما تقدم من ذنبہٖ (یاد رکھیں کہ یَرْفَثْ اور یُرْفِثْ اور یَفْسُقْ اور یَفْسِقْ دونوں طرح عربی زبان میں یہ الفاظ بولے جاتے ہیں) کہ جو شخص گندی اور فحش باتوں سے پرہیز کرے یعنے جو شخص حج کرے اور مناسکِ حج ادا کرتے ہوئے فحش کلامی سے بچتا رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اندرونہ اس قدر پاکیزہ ہو کہ فحش بات اسکی زبان پر آہی نہ سکتی ہو۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ باقی گیارہ ماہ کچھ دن تو ہر قسم کی فحش کلامی کرتا رہے صرف ان دنوں رفث سے بچے بلکہ

مطلب یہ ہے

کہ جس کا اندرونہ اتنا پاک ہو چکا ہو اور گندگی اس کے سینہ سے اتنی دُور ہو چکی ہو کہ فحش بات گندی بات اس کے مُنہ پر آہی نہ سکے۔ اور جو حق اور صلاح کے طریق سے خروج نہ کرے یعنی شرعی حدود سے باہر نہ ہو ان کی پابندی کرنے والا ہو اور اطاعت کا حق ادا کرنے والا ہو۔ تو جو شخص اس خالص نیّت کے ساتھ اور ان خالص اعمال کے ساتھ اور ان پاکیزہ آداب کے ساتھ حج بیت اللہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔ اور جس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو گئے وہ یقیناً نارِ جہنّم سے بچا لیا گیا۔

ایک اَور طرح بھی انسان اِس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی نارِ جہنّم سے بچ جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ "من دخلہٗ" جو مقامِ ابراہیمؑ میں داخل ہو "کان اٰمناً" اللہ تعالےٰ کی امان میں اور امن میں آجاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں ..... مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں۔ اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس کے آستانہ پر گرتے ہیں۔ اور اس قطرہ کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے اور ذلّت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ ان کا متولّی اور متعہّد ہو جاتا ہے۔ وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا ان کی مدد کرتا ہے اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں۔ کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا، کریم اور قادر خدا ہے۔ کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دوگے؟ کیا اپنے نفسِ ناپاک کے لئے اسکی حدود کو توڑ دوگے۔ ہمارے لئے اس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۱۰۵)

یہ وہ امن ہے

جو اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو اپنے پر ایک موت وارد کرکے نیستی کا لبادہ اوڑھتا اور مقامِ ابراہیم میں داخل ہوتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کی فوجیں آسمان سے نزول کرتی ہیں اور اس کو ہر قسم کے عذابوں سے محفوظ کر لیتی ہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر دو آگوں کو مسلّط نہیں کرتا۔ ایک تو اس کے وہ بندے ہیں جو محبّت کی آگ میں جل کر فنا کا مقام حاصل کرتے ہیں تب دوسری آگ کے دروازے ان پر بند کر دئے جاتے ہیں۔ ایک وہ اس کے بندے ہیں جو اس کی محبّت کا خیال نہیں رکھتے جو اسکے پیار پر شکر کرنے والے نہیں۔ جو اسکی رحمتوں پر کفر کرنیوالے ہیں۔ جو اُس سے مُنہ موڑ کر دنیا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس سے پیار کرنے کی بجائے دنیا سے پیار کرتے ہیں وہ اسے محبوب بنانیکی بجائے دنیا کے غلام

مفت لٹریچر

ہمارے پاس مفت اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے اس میں سے جماعتوں کو جس کی ضرورت ہو طلب فرمالیں

۱۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔
۲۔ احمدیت کا پیغام
۳۔ ہماری تعلیم
۴۔ حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے برضا و رغبت بیعت۔
۵۔ پولوس موجودہ عیسائیت کا بانی
۶۔ موازنہ کیجئے۔
۷۔ اچھی مائیں
۸۔ نجات از روئے اسلام اور عیسائیت
۹۔ امام مہدی کا ظہور
۱۰۔ جماعت احمدیہ کے متعلق بعض سوالات کے جوابات
۱۱۔ کیا موجودہ اناجیل الہامی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دعا! میرے بچے اکثر بیمار رہتے ہیں جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے (محمد شفیع لاہو چھاؤنی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

مفید اور بابرکت نسخہ جات

ہمارے ہاں پورے اجزا اور صحیح اوزان سے تیار کئے جاتے ہیں

احباب اپنی

طبّی ضروریات کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ربوہ کے چار مشہور تحفے!

۱۔ نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے

قیمت دس آنہ - سوا روپیہ

۲۔ سرمہ خورشید

آنکھوں کیلئے نہایت مفید اور مجرب و زود اثر سرمہ

قیمت ۷۵ پیسے

۳۔ نور منجن

دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کے لئے بہترین منجن

قیمت ایک روپیہ۔

۴۔ اکسیر معدہ!

بدہضمی، اپھارہ، پیٹ درد نفخ وغیرہ کے لئے مفید اور لذیذ پھکی

قیمت دس آنہ سوا روپیہ - اڑھائی روپیہ

ملنے کا پتہ۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

جملہ حصہ داران سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ متوجہ ہوں!

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کا کلیم بالیتی -/۱۱۸۲۴ روپے وصول ہو چکا ہے جس کی تقسیم وغیرہ کے بارہ میں ہوزری مذکورہ کے حصہ داران کے عام اجلاس میں فیصلہ کیا جانا مطلوب ہے۔ لہذا جملہ حصہ داران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بتاریخ ۲۵ جون ۱۹۶۷ء بروز اتوار بوقت گیارہ بجے صبح دفتر ناظم جائداد (سیکرٹری) میں تشریف لاکر اور شامل اجلاس ہو کر شکر گزار فرمائیں۔

(صلاح الدین احمد ناظم جائداد و سیکرٹری سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ ربوہ)

خواجہ محمد عثمان صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم محمد صادق صاحب فاروق - قصور)

خواجہ محمد عثمان صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور کینسر جیسی مہلک بیماری کی عرصہ سے مبتلا تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ چلتے پھرتے اپنا کام کرتے تھے۔ اور تندرست معلوم ہوتے تھے۔ اچانک انہیں اس بیماری کا دورہ پڑا۔ اول قصور میں علاج ہوتا رہا بعد میں میو ہسپتال لاہور میں داخل کرائے گئے جہاں پر چند دن زیر علاج رہ کر مورخہ ۲۳/۵/۶۷ کو ہسپتال میں ہی اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ صحابی اور موصی تھے اسی دن جنازہ بذریعہ ایمبولینس کار ربوہ پہنچایا گیا اور بعد نماز عشاء نماز جنازہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی اور مرحوم کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم کی پیدائش ۱۸۹۹ء میں بمقام بھیرہ ہوئی جاننے والوں کے لحاظ سے ان کی عمر ۶۸ سال کی تھی۔ آپ کی عمر ابھی ۷/۸ سال کی ہی تھی کہ حضرت مولوی فضل الدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ آپ کو قادیان لے گئے اور اسکول میں داخل کرا دیا جہاں انہوں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور زمانہ طالب علمی کے زمانہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی فرمایا کرتے تھے کہ زمانہ بچپن میں جب کوئی مہمان حضور علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کرنے لگتا تو ہم بھی اپنے ہاتھ رکھ دیتے۔ مرحوم کے فرزند اکبر شیخ محمد اسلم صاحب نے بتایا کہ والد صاحب مرحوم بتلایا کرتے تھے کہ مجھے حضور علیہ السلام کی گود میں بیٹھنے کا بھی شرف حاصل ہے۔ حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ نے فیروزپور میں (مرحوم) کو بطور کلرک ملازم کرا دیا آپ اکونٹس برانچ میں تھے بڑے دیانتدار اور محنتی تھے ۱۹۵۲ء میں اکونٹس آفیسر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھے آپ کی پہلی بیوی حضرت مولوی عبدالقادر مرحوم کی دختر تھیں جن سے تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں تینوں لڑکے اور لڑکیوں کی شادی ہو چکی ہے پہلی بیوی کی وفات کے بعد مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم نے اپنی دوسری لڑکی کا نکاح بھی ان سے کر دیا جس میں سے تین لڑکے اور ایک لڑکی ابھی چھوٹی عمر کے زیر تعلیم ہیں مرحوم نہایت سادہ طبیعت حلیم طبع ملنسار اور قرآن پاک سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے اور احمدیہ لٹریچر پڑھا کرتے تھے۔ خاص عہد رکھتے تھے۔ نمازوں کو حتی الامکان باجماعت ادا کرتے۔ مہمان خلق کر کے بڑے خوش ہوتے تھے۔ اہل محلہ کا سودا سلف بھی خود لا دیتے تھے۔ ہر جماعتی کام میں حصہ لیتے اور انکو بڑی ذمہ داری اور کوشش سے نباہتے۔ جماعت کے دوستوں اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں اللہ کے پسماندگان کا اللہ تعالیٰ خود ہی کفیل ہو اور جماعت احمدیہ قصور کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد صادق فاروق قصور)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمادیں۔

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

راولپنڈی کے احباب کو

اب بازار جانے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ آپ کی سہولت کے لئے مسجد احمدیہ کے قریب ہر قسم کے کپڑے کی دکان کھولی گئی ہے ہر قسم کا کپڑا بازار سے بارعایت خرید فرمادیں۔

بشیر کلاتھ ہاؤس نزد مسجد نور احمدیہ ظفر الحق روڈ۔ راولپنڈی

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

احباب ہمیشہ قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینجر)

اکسیر نزلہ پرانے نزلہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ایک ماہ ۔ مگر ۲۰ بیس روپے۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

انجینئرنگ یونیورسٹی کے کانووکیشن میں دس احمدی طلبا نے اسناد حاصل کیں

طاہر احمد ملک نے چھ گولڈ میڈل اور ایک انعام حاصل کر کے نیا ریکارڈ قائم کر دکھایا

کریم احمد طاہر اور ظفر احمد نے علی الترتیب مائننگ اور مکینیکل انجینئرنگ میں ایک ایک طلائی تمغہ حاصل کیا

لاہور (بذریعہ تار) انجینئرنگ یونیورسٹی کا کانووکیشن (جلسہ تقسیم اسناد) مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۷ء کو لاہور میں منعقد ہوا جس میں یونیورسٹی کے چانسلر جناب محمد موسےٰ گورنر مغربی پاکستان نے فارغ التحصیل طلباء کو اسناد عطا فرمائیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈگریاں حاصل کرنے والوں میں دس احمدی طلباء بھی شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دس احمدی طلباء میں سے طاہر احمد ملک نے چھ گولڈ میڈل اور ایک انعام حاصل کر کے یونیورسٹی میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ وہ سول انجینئرنگ میں اوّل قرار پائے اور ایک مضمون میں انہوں نے خصوصی امتیاز حاصل کیا اسی طرح کریم احمد طاہر ابن مکرم رکشن دین صاحب نے مائننگ انجینئرنگ کے آخری امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور بفضل اللہ تعالیٰ طلائی تمغہ کے حقدار قرار پائے۔

مزید براں ظفر احمد تالپور کو بھی مکینیکل انجینئرنگ میں طلائی تمغہ عطا کیا گیا۔ انہوں نے ایک مضمون میں خصوصی امتیاز حاصل کیا۔

انجینئرنگ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل احمدی طلباء نے مندرجہ بالا خوشکن اطلاع ارسال کرتے ہوئے خدائے رحمٰن و رحیم کے اس خاص فضل و احسان پر اس کا شکر ادا کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت سے درخواست کی ہے کہ وہ دعا کریں کہ مولا کریم کامیاب ہونے والے جملہ طلباء کو ان کی یہ کامیابی مبارک کرے اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور انہیں دین اسلام اور ملک و ملت کی بیش از پیش خدمات کی توفیق سے نوازے۔ آمین اللھم آمین۔

درخواستِ دُعا!

میرے بہنوئی مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب "کرامت ولا" محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی) کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی حالت اب زیادہ خراب ہے۔ غذا نہیں کھا سکتے اور ہوش میں بھی نہیں ہیں۔ بغرض علاج ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ملک بشارت احمد ربوہ)

ضروری اعلان

جملہ خریدار اور ایجنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳ مئی کو الفضل شائع نہیں ہوگا تاہم دفتر مینجر الفضل بدستور کھلا رہیگا نیز ۲۴/۵/۶۷ کا پرچہ "خلافت نمبر" ہوگا۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۴ مئی تا ۲۰ مئی ۱۹۶۷ء

۱۔ اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمدللہ۔

۲۔ مورخہ ۱۹ مئی کو حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد کے سلسلہ میں ہی ارشاد فرمایا۔ حضور نے وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (البقرہ رکوع ۱۵) کی تفسیر بیان کر کے آٹھویں، نویں اور دسویں مقصد کو واضح فرمایا۔ اور بتایا کہ یہ مقاصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کس عظیم الشان طریق پر پورے ہوئے۔

۳۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ٹانگ پر بڑھی ہوئی غدود کے آپریشن کے بعد مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۷ء کو لاہور سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ زخم والی ٹانگ میں ابھی کھچاؤ کافی ہے جس سے چلنے میں درد ہوتی ہے نیز پرانی پیچش کی وجہ سے جگر متورم ہونے کے باعث حرارت ابھی ہو جاتی ہے کمزوری لگی ہے تاہم رفتہ رفتہ فرق پڑ رہا ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۴۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز بزرگ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے نہایت مخلص رفیق کار حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مورخہ ۱۵ اور ۱۶ مئی ۱۹۶۷ء کی درمیانی شب ڈیڑھ بجے کے قریب بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۶ مئی کو ۶½ بجے شام بہشتی مقبرہ کے میدان میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب اور بیرونی مقامات سے آئے ہوئے احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب مرحوم کے جسد خاکی کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دعا کرائی۔ احباب جماعت بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

۵۔ مورخہ ۱۲ مئی کو بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقدہ تربیتی کلاس کے اختتام پر "ایوان محمود" میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں از راہ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد شفیق صاحب قیصر ناظم تربیتی کلاس نے رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے کلاس کی کارگزاری کا جائزہ لینے کے لئے مختلف خدام کو سٹیج پر بلایا۔ اور ان سے تقاریر کرنے یا بعض اسباق دہرانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ خدام نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کی۔ اس کے بعد حضور نے نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ اور جملہ خدام و کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔ آخر میں حضور نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

اسرائیل عرب جمہوریہ کے مقابلہ پر اپنی تین ڈویژن فوج سرحد پر لے آیا

متحدہ عرب جمہوریہ نے تمام دوست ملکوں کو صورت حال سے آگاہ کر دیا

قاہرہ ۲۰ مئی۔ متحدہ عرب جمہوریہ اور اسرائیل کی سرحد پر صورت حال اور زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے عرب جمہوریہ کی فوجی نقل و حرکت کا مقابلہ کرنے کے لئے اسرائیل بھی اپنی تین ڈویژن فوج سرحد پر لے آیا ہے اور اقوام متحدہ کی امن کی فوج کی واپسی کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان کسی وقت بھی خونریز جنگ شروع ہو سکتی ہے۔

مشرق وسطیٰ کی صورت حال سے دنیا کے تمام اہم ممالک میں سفارتی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ اور اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان فوجی تصادم نہ ہو ادھر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے صدر ناصر کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا ہے کہ غازہ کے علاقے سے اقوام متحدہ کی امن فوج واپس بلا لی جائے

6350 مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
ایف 756۔ سید پور روڈ سٹلائٹ ٹاؤن
راولپنڈی
۵۲۵۴